اہلِ بیت کرام رضی اللہ عنہم اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا باہمی تعلق

مفتی عارف محمود گلگتی کشمیری
مدیر دار التصنیف مدرسہ فاروقیہ، کشروٹ، گلگت

اہلِ بیت رضی اللہ عنہم کے محترم نفوسِ قدسیہ اور حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے درمیان باہمی رشتہ داریاں، تعلق، محبت، احترام واکرام اور اس کا اظہار ایک تاریخی حقیقت ہے۔ بعض ناعاقبت اندیش اس کے برعکس تاریخ سے ڈھونڈ کر من گھڑت اور بے بنیاد روایات کو بنیاد بنا کر اُن نفوسِ قدسیہ کی طرف ایسی باتوں کی نسبت کرتے ہیں جن سے اُن کا دامن صاف تھا۔ آج کی تحریر میں تصویر کے اصل اور حقیقی رخ کی ایک جھلک دکھانی ہے اور مستور حقائق کو واضح کرنا ہے، تاکہ اہلِ بیتؓ اور صحابہ کرامؓ کے ماننے والے بھی باہمی محبت ومودت اور احترام کے ساتھ معاشرت کا مظہر بن سکیں۔ خاص طور پر اہلِ بیت کرامؓ اور خلیفۂ اول، خلیفۂ بلافصل سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے درمیان محبت ومودت کا جو تعلق تھا، اس کا ذکر نہ صرف اہلِ سنت علماء کرام نے کیا، بلکہ اہلِ تشیع کے علماء نے بھی اسے بیان کیا۔ اس تحریر میں صرف شیعہ حضرات کی کتب سے اس حقیقت کو واضح کرنا ہے، تاکہ اہلِ بیت عظامؓ سے محبت کا دعویٰ کرنے والے حضرات اُن کے نقشِ قدم پر چلیں اور معاشرہ میں اسی محبت ومودت کو فروغ مل سکے۔

اہلِ بیت رضی اللہ عنہم کا حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے نام پر اپنے بچوں کا نام رکھنا

یہ عام فہم اور معقول بات ہے کہ آدمی اپنی اولاد اور بچوں کے نام ہمیشہ باکردار، پسندیدہ، نیک سیرت اور صالح لوگوں کے نام پر رکھتا ہے اور جس نام کا انتخاب کیا جاتا ہے، وہ عقیدت، محبت ومودت اور احترام کی بنیاد پر ہوتا ہے۔ ایک عام انسان بھی کسی ناپسندیدہ شخصیت اور اپنے دشمنوں کا نام اپنے بچوں کو نہیں دیتا، یہی وجہ ہے کہ اہلِ بیت کرامؓ کے مقدس نفوس نے بھی خلیفۂ اول حضرت ابوبکر صدیقؓ سے عقیدت ومحبت اور مودت کا اظہار مختلف طرح سے کیا، ان میں سے ایک طریقہ یہ

اور ابوبکر کربلا میں شہید ہوئے۔‘‘

امام زین العابدین رحمۃ اللہ علیہ کی کنیت

’’كشف الغمة‘‘ میں لکھا ہے کہ: ’’امام زین العابدین رحمۃ اللہ علیہ کی کنیت ’’ابوبکر‘‘ تھی۔‘‘ (۸)

حضرت حسن بن حسن بن علیؓ کے صاحبزادے کا نام

حضرت حسنؒ بن الحسنؓ بن علیؓ بن ابی طالب نے اپنے ایک صاحب زادے کا نام ’’ابوبکر‘‘ رکھا تھا، چنانچہ ’’مقاتل الطالبیین‘‘ (۹) میں اصفہانی کی محمد بن علی حمزہ علوی سے روایت ہے کہ: ’’ابراہیم بن حسن بن حسن بن علی بن ابی طالب کے ساتھ شہید ہونے والوں میں ابوبکر بن حسن بن حسن بھی تھے۔‘‘

ساتویں امام کے بیٹے کا نام

شیعہ کے ساتویں امام موسیٰؒ بن جعفر جن کا لقب کاظم ہے، انہوں نے بھی اپنے پیش رو بزرگوں کی طرح اپنے ایک بیٹے کا نام ’’ابوبکر‘‘ رکھا۔ (۱۰)

آٹھویں امام کی کنیت

اصفہانی نے ذکر کیا ہے کہ (شیعہ کے آٹھویں امام علی رضاؒ کی کنیت ’’ابوبکر‘‘ تھی، اسی کتاب میں عیسیٰ بن مہران کی ابو الصلت ہروی سے روایت ہے کہ ایک دن مامون نے مجھ سے ایک مسئلہ پوچھا، میں نے اس کا جواب دیتے ہوئے کہا کہ: ’’ہمارے ’’ابوبکر‘‘ نے کہا۔‘‘ عیسیٰ بن مہران کہتے ہیں کہ میں نے ابو الصلت سے پوچھا کہ آپ کے ابوبکر سے کون مراد ہے؟ انہوں نے کہا کہ علیؒ بن موسیٰ الرضاؒ، ان کی کنیت ’’ابوبکر‘‘ تھی۔ (۱۱)

امام موسیٰ کاظمؒ کی بیٹی کا نام

یہاں قابلِ ذکر بات یہ ہے کہ امام موسیٰ کاظمؒ نے اپنی ایک بیٹی کا نام حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی صاحبزادی حضرت عائشہؓ کے نام پر عائشہ رکھا تھا، مشہور شیعہ عالم شیخ مفید نے موسیٰ بن جعفرؒ کے احوال واولاد کے تذکرہ میں لکھا ہے کہ: ’’ابوالحسن موسیٰ کے سینتیس (۳۷) بیٹے اور بیٹیاں تھیں، بیٹیوں میں فاطمہ، عائشہ اور اُمِ سلمہ تھیں۔‘‘ (۱۲)

حضرت علیؒ بن حسینؓ کی صاحبزادی کا نام

حضرت علیؒ بن حسینؓ نے بھی اپنی ایک صاحب زادی کا نام ’’عائشہ‘‘ رکھا تھا۔ (۱۳)

دسویں امام کا طرزِ عمل

شیعہ حضرات کے دسویں امام علی بن محمد الہادی نے بھی اپنی ایک بیٹی کا نام ''عائشہ'' رکھا تھا، چنانچہ شیخ مفید نے لکھا ہے:

''وتوفي أبو الحسن عليهما السلام في رجب سنة أربع وخمسين ومائتين، ودفن في داره بسرّ من رأى، وخلف من الولد أبا محمد الحسن ابنه وابنته عائشة.''(۱۴)

یعنی ''ابوالحسنؒ رجب ۲۵۴ ہجری میں فوت ہوئے اور ''سُرَّ مَنْ رَاٰی'' میں اپنے گھر میں دفن کیے گئے، انہوں نے اولاد میں بیٹا ابو محمد حسن اور بیٹی عائشہ چھوڑی۔''

اس کے علاوہ بنو ہاشم کے کئی بزرگوں نے اپنے بچوں کا نام ''ابوبکر'' رکھا تھا۔''(۱۵)

دعوتِ غور وفکر

آلِ بیت کے ان مقدس نفوس کا اپنی اولاد کا نام ''ابوبکر'' اور ''عائشہ'' رکھنا اِن ناموں سے عقیدت ومحبت اور احترام ومودت کی دلیل ہے اور یہی حقیقت ہے۔ اللہ تعالیٰ اہلِ بیت (رضی اللہ عنہم) کے نام لیوا اور محبت کا دم بھرنے والوں کو اپنے اکابر وائمہ کی زندگی کے اُن روشن پہلوؤں سے رہنمائی لینے کی توفیق عطا فرمائے، آمین۔

میں اہلِ تشیع حضرات کو خاص طور پر تعلیم یافتہ اور نوجوانوں کو دعوت دیتا ہوں کہ وہ تصویر کے اس رُخ پر بھی غور کریں اور یہ معلوم کرنے کی کوشش کریں کہ ائمہ کرام کی زندگی کے ان حقائق کو ان سے کیوں چھپایا جا رہا ہے؟!۔

حوالہ جات

۱:۔الارشاد، ص:۱۸۶

۲:۔تاریخ الیعقوبی، ج:۲، ص:۲۱۳

۳:۔مقاتل الطالبیین، ص:۱۴۲، ط: دارالمعرفۃ، بیروت

۴:۔کشف الغمۃ، ج:۲، ص:۲۶۔جلاء العیون، ص:۵۸۲

۵:۔تاریخ الیعقوبی، ج:۲، ص:۲۲۸۔منتہی الآمال، ج:۱، ص:۲۴۰

۶:۔مقاتل الطالبیین، ص:۸۷

۷:۔التنبیہ والاشراف، ص:۲۶۳

۸:۔کشف الغمۃ، ج:۲، ص:۷۴

۹:۔مقاتل الطالبیین، ص:۱۸۸، ط: دارالمعرفۃ، بیروت

۱۰:۔دیکھیے: کشف الغمۃ، ج:۲، ص:۲۱۷

۱۱:۔مقاتل الطالبین، ص:۵۶۱۔۵۶۲

۱۲:۔الارشاد، ص:۳۰۲۔۳۰۳، الفصول المہمۃ، ص:۲۴۲۔

۱۳:۔دیکھیے: کشف الغمۃ، ج:۲، ص:۹۰

۱۴:۔کشف الغمۃ، ص:۳۳۴۔الفصول المہمۃ، ص:۲۸۳

۱۵:۔تفصیل کے لیے دیکھیے: مقاتل الطالبیین، ص:۱۲۳